رجسٹرڈ آصفیہ نمبر (۱۸۰)

شرح چندہ
سالانہ ......
ششماہی ......
سہ ماہی ......

قیمت فی پرچہ (۲ر)

فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن

مملکت

ہفتہ وار

ایڈیٹر
میر حسن الدین بی اے ال ال بی (عثمانیہ)

رجسٹرڈ آصفیہ نمبر

شرح چندہ
سالانہ ......
ششماہی ......
سہ ماہی ......

قیمت پرانا پرچہ (۴ر)

جلد (۳) | ۹ ر تیر ۱۳۵۲ ف | ۱۰ ر جمادی الاول ۱۳۶۲ھ | ۱۵ ر مئی ۱۹۴۳ء شنبہ | نمبر (۵)

اجرائی زر کے مسئلہ میں حکومت حیدرآباد کی محتاط پالیسی

زرگشت زر میں غیر معمولی اضافہ نہیں ہوا

چھ کروڑ کا زر بازار سے غائب ہوگیا

آغاز جنگ کے بعد سے ممالک محروسہ سرکار عالی میں زرگشت زر کی مجموعی مقدار میں ۱۳ کروڑ کا اضافہ ہوا۔ سکوں کو ذخیرہ کرنے گلانے یا برآمد کرنے کی وجہ سے چھ کروڑ کی بیت کے چاندی کے سکے گشت سے غائب ہوگئے۔ چونکہ ان کی جگہ لینے کے لئے جدید سکے فوراً جاری نہیں کئے جاسکتے تھے اس لئے عوام کی ضرورت کے پیش نظر زر کاغذی جاری کیا گیا۔ دیگر امور جو زر میں اضافہ کا باعث ہوئے یہ تھے۔

الف۔ برطانوی ہند کے فاضل سرمایہ کا حیدرآباد میں لگایا جانا
ب۔ برطانوی ہند میں اجرائی زر کاغذی کی افراط
ج۔ حیدرآباد کی درآمد و برآمد کی مالیت میں اضافہ
د۔ عوام کی قوت خرید میں اضافہ
ہ۔ ممالک محروسہ کی زرعی اور صنعتی پیداوار میں اضافہ
و۔ اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ

زرعی اور صنعتی پیداوار میں جو اضافہ ہوا وہ اس اضافہ سے بہت زیادہ ہے جو زر کی مقدار میں ہوا ہے۔ اسی طرح زر کی مقدار کا اضافہ اشیاء کی قیمتوں کے اضافے سے کم ہے۔

آغاز جنگ کے وقت یعنی ستمبر ۱۹۳۹ء میں زرگشت زر کی جملہ مالیت ۱۷ کروڑ ۲۰ لاکھ تھی جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

زر کاغذی ۔ ۷ کروڑ ۲۰ لاکھ
زر فلزی ۔ ۱۰ کروڑ
جملہ ۱۷ کروڑ ۲۰ لاکھ

۷ مارچ ۱۹۴۳ء کے اعداد کے لحاظ سے زرگشت زر کاغذی کی مقدار ۲۷ کروڑ ۸۰ لاکھ تھی اور زر فلزی میں ایک کروڑ کا اضافہ ہوا۔ چونکہ فلزی قدر میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے اس لئے سکوں کے ذخیرہ کرنے، گلانے اور ان کی برآمد کی وجہ سے چھ کروڑ سے زیادہ مالیت کے سکے گشت سے غائب ہوگئے۔ جدید سکے فوراً ہی ان کی جگہ نہیں لے سکتے تھے اس لئے زر کاغذی کی مانگ میں اضافہ ہوگیا۔ اس طرح زر زیرگشت کی مجموعی مالیت ۳۲ کروڑ ۸۰ لاکھ ہوگئی جو جنگ سے پہلے کے اعداد کے مقابلہ میں ۹۰ فی صد زیادہ ہے۔

برطانوی ہند کے سرمایہ کی درآمد

چونکہ برطانوی ہند میں زر کاغذی کی مقدار میں غیر معمولی اضافہ ہوگیا تھا اور سرمایہ کی افراط تھی اس لئے برطانوی ہند کا بیشتر فاضل سرمایہ حیدرآباد میں داخل ہوا چنانچہ حیدرآباد میں زر کاغذی میں اضافہ کا ایک سبب یہ بھی ہوا۔ لیکن زر کاغذی کی مقدار میں اضافہ سے مجموعی زرگشت زر کی مقدار میں اس تناسب سے اضافہ نہیں ہوا۔ گو اجرائی زر میں غیر معمولی اضافہ نہیں ہوا لیکن برطانوی ہند میں اجرائی زر کے افراط کی بدولت اشیاء کی قیمتوں میں [illegible] اضافہ [illegible] ہوگیا۔ حیدرآباد میں اجرائی زر کی صورت حال غیر معمولی نہ تھی۔ تاہم یہاں کے صارفین کو ملک کی پیداوار یا درآمد شدہ اشیاء کے لئے وہ قیمتیں ادا کرنی پڑیں جو برطانوی ہند میں رائج تھیں۔

تجارت کا توازن ہمارے موافق ہے۔

اجرائی زر میں اضافہ کو درآمد اور برآمد کے نقطہ نظر سے بھی جانچا جاسکتا ہے جن میں علی الترتیب ۵۵ اور ۶۹ فی صد کا اضافہ ہوا۔ اس طرح تجارت کا توازن نمایاں طور پر حیدرآباد کے موافق رہا اور عوام کی قوت خرید میں بھی اضافہ ہوا۔ اس معاشی کیفیت میں اضافہ زر کے ذریعہ سہولتیں پیدا کی گئیں۔ اس واقعہ سے اس امر کا بھی ثبوت ملتا ہے کہ زر کاغذی میں جو اضافہ ہوا اس کی وجہ اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ تھا نہ کہ توفیر زر۔

پیداوار میں اضافہ

حیدرآباد کی زرعی اور صنعتی پیداوار میں جو اضافہ ہوا وہ اس اضافہ سے بہت زیادہ تھا جو مقدار زر میں ہوا اسی طرح اشیاء کی قیمتوں میں جو اضافہ ہوا وہ بھی اضافہ زر کے مقابلہ میں زیادہ تھا۔ حیدرآباد اور برطانوی ہند کے زر کے موقف کے باہمی مقابلے کے ضمن میں امور ذیل کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ برطانوی ہند کے برخلاف حیدرآباد کو اتحادیوں کے لئے مال کی خرید اور درآمد و برآمد نہیں کرنی پڑتی جس کی ادائی لندن میں بشکل تمسکات اسٹرلنگ ہوا کرتی ہے۔

۲۔ برطانوی ہند کا سکہ اور کرنسی ممالک محروسہ سرکار عالی میں بلا روک ٹوک رائج ہے۔ ذیل کے نقشہ سے جنگ سے پہلے کی حالت اور موجودہ حالت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

(بقیہ ملاحظہ ہو صفحہ ۹ پر)

مملکت ہفتہ وار

جلد ۳ | ۹ تیر ۱۳۵۲ف | نمبر ۵

نقادان حکومت کی نقاب کشائی

اشیا کی گرانی کے ضمن میں بعض مقامی لیڈروں نے اس نقطۂ نظر کا بہت پرچار کیا کہ حکومت سرکار عالی کی توفیر زر کی پالیسی بڑی حد تک قیمتوں میں اضافہ کا باعث ثابت ہو رہی ہے۔ چنانچہ اُس جلسۂ عام کی متفقہ قرارداد میں جو وکیلانی ہوٹل کے احاطہ میں منعقد ہوا تھا حکومت کو اس جانب توجہ بھی دلائی گئی۔

رسالہ معلومات حیدرآباد کی حالیہ اشاعت میں اس مسئلے کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ اجرائی زر قرطاس میں اضافہ کا باعث وہ گروہ تھا جس نے ۱۰ کروڑ کی مالیت کے سکے ذخیرہ بنائے اور انہیں یا تو خفیہ طور پر گلا کر فروخت کیا اور اس طرح ناجائز فائدہ اٹھایا یا ان سکوں کو تجوریوں میں محفوظ کر دیا۔ وثوق کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ خاص گروہ کس طبقے کے افراد پر مشتمل تھا لیکن سکوں کے جن واقعات کی اطلاعیں اخبارات میں شائع ہوئی ہیں اُن کی بنا پر قیاس کیا جا سکتا ہے کہ یہ وہی گروہ ہو سکتا ہے جو ذخیرہ بندی اور نفع اندوزی کا عادی ہو چکا ہے۔ اگر ہمارا قیاس صحیح ہے تو اس گروہ کی ستم گری اور پرکاری قابل داد ہے کہ ایک طرف تو اس نے اپنے غیر قانونی عمل سے حکومت کو توفیر زر پر مجبور کر دیا اور دوسری طرف حکومت کے اس عمل کو ہی گرانی کا باعث قرار دینے کی کوشش کی۔

زر گشت زر کی مقدار

لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ روپیہ کا لین دین کرنے والے طبقے کی اس غلط بیانی کے باوجود اجرائی زر کے مسئلہ میں حکومت حیدرآباد کا مسلک معتدل رہا ہے۔ آغاز جنگ کے وقت ۱۸ کروڑ ۵۰ لاکھ کا زر برگشت تھا۔ اب ۲۳۰ کروڑ ۱۲ لاکھ زر گشت ہے۔ حسب ذیل وجوہ کی بنا پر یہ اضافہ ناقابل لحاظ ہے۔

(۱) برطانوی ہند میں توفیر زر اور کثیر مانعوں کے باعث وہاں کا فاضل سرمایہ حیدرآباد کا رخ کر رہا ہے۔ اس بہاؤ کی وجہ سے سکہ جات حالی و کلدار کے باہمی تناسب کو برقرار رکھنے کے لیے حیدرآباد کو بھی زر گشت میں اضافہ کرنا پڑا۔

(۲) ممالک محروسہ کی زرعی و صنعتی پیداوار میں کچھ تو جنگ کی بدولت اور کچھ زیادہ غلہ اگاؤ کی مہم کی وجہ سے کافی اضافہ ہوا ہے اور ماہرین معاشیات کی متفقہ رائے ہے کہ ان حالات میں زر قرطاس میں اضافہ نہ ہو تو عوام کی قوت خرید متاثر ہو جاتی ہے نیز تجارتی توازن برقرار نہیں رہ سکتا۔

(۳) اس کے علاوہ برطانوی ہند میں اشیا کی قیمتوں میں کثیر اضافہ اور توفیر زر کی پالیسی ممالک محروسہ سرکار عالی کے معاشی موقف کو متاثر کئے بغیر نہیں رہ سکتے تھے۔

غرض یہ وجوہ ایسے ہیں جو حیدرآباد کے مالیاتی مسلک کے جواز کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں۔ بلکہ یہ کہنا زیادہ صحیح ہو گا کہ موجودہ غیر معمولی حالات کا مقابلہ کرنے تجارتی توازن کو برقرار رکھنے نیز عوام کی قوت خرید میں اضافہ کرنے کی خاطر اگر حکومت وہ عمل نہ کرتی جو اس نے کیا تو حکومت غلطی کرتی۔

شر انگیز پروپگنڈہ

صورت حال یہ ہے کہ باوجود دشواریوں کے برگشت زر میں کوئی قابل اعتراض اضافہ نہیں ہوا اور حکومت کی مالی ساکھ حسب سابق قائم و مستحکم ہے ہم اس دانشمندانہ روش پر محکمہ فینانس کو قابل مبارکباد سمجھتے ہیں۔ اُن اشخاص کی ذہنیت قابل افسوس ہے جو غلط معلومات اور شر انگیز بیانات کی اشاعت کر کے حکومت کی مالی ساکھ کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ ہمیں یہ کہنا چاہیے کہ حکومت سرکار عالی کو اس بے بنیاد پروپگنڈہ کا پورا علم ہے۔ افسوس ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ نقادان حکومت پر ابھی تک ... نہیں ہوئی جو حقیقت ہے اور حقیقت ہے بلکہ خود نقادوں کو بے نقاب کر دیتی ہے۔

کھوٹے انصاف کے خلاف مہم

سررشتہ عدالت کی انتظامی بدعنوانیوں کی تحقیق اور ان کی اصلاح کے متعلق تجاویز پیش کرنے کے لئے جناب سر مجلس صاحب عدالت العالیہ کی صدارت میں ایک کمیٹی تشکیل پائی تھی۔ اس کمیٹی کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ عدالت ہائے سرکار عالی میں جن بدعنوانیوں کا پتہ چلا ہے وہ اب بھی باقی ہیں۔ کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں یہ رائے ظاہر کی ہے کہ جہاں تک قوانین، احکام اور ہدایات کا تعلق ہے ان میں کسی ترمیم یا اضافہ کی ضرورت نہیں ہے۔ مزید یہ کہ حکومت نے رشوت اور دیگر بدعنوانیوں کے راستے مسدود کر دئے ہیں۔ اب ضرورت صرف اس چیز کی ہے کہ عہدہ داران ان احکام و ہدایات پر عمل کریں اور رعایا ان سے استفادہ کرے۔

سوالنامہ

گو صاف الفاظ میں نہیں لیکن دبی زبان میں کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں اس امر کا بھی اعتراف کیا ہے کہ حالات قابل اصلاح ہیں۔ ارکان کمیٹی کے نقطۂ نگاہ کو سمجھنے کے لئے اس سوالنامہ سے مدد ملتی ہے جو عہدہ داران عدالت، وکلاء، جاگیرداران، ساہوکاران اور دیگر معزز شہریوں کے نام جاری کیا گیا تھا۔ اس سوالنامہ کے چند اہم سوالات حسب ذیل تھے:

(۱) کیا عدالتی کارروائیوں میں خارجی اثرات بھی کارفرما ہوتے ہیں؟

(۲) کیا کسی شخص کی شہرت عامہ کی تائید میں اس کو بد سرا قرار دیا جا سکتا ہے؟

ہمیں اس کا تو علم نہیں کہ ان سوالات کے کیا جوابات وصول ہوئے لیکن ہم یہ ضرور محسوس کرتے ہیں کہ کمیٹی نے جو سفارشات پیش کی ہیں وہ کہاں تک قوم و ملک کی ضامن نہیں ہو سکتیں کیونکہ مذکورہ بالا سوالات کا کوئی تشفی بخش جواب اس رپورٹ میں موجود نہیں ہے۔ اگر چہ یہ کمیٹی نہایت وسیع اختیارات کی مالک تھی لیکن اس کے باوجود ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ سفارشات میں بڑی تشنگی رہ گئی ہے۔

سفارشات

کمیٹی نے جو سفارشات پیش کی ہیں ان کے اہم جز حسب ذیل ہیں:

(۱) ماتحتی عہدہ داروں اور عمال کی

تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے۔

(۲) ہر عدالت میں صیغہ استفسار کا قیام

(۳) انسداد رشوت ستانی اور عاجلانہ دادرسی سے متعلق جملہ قوانین، کلیات، اور احکام کی کتابی صورت میں تدوین۔

(۴) عوام کے اخلاقی معیار کو بلند کرنے کی ضرورت۔

(۵) تقررات میں مزید احتیاط اور ترقی کے لئے معیار قابلیت کا معیار۔

ہم سمجھتے ہیں کہ یہ سفارشات ناکافی ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ اس مسئلہ کو پوری اہمیت سے جانچے اور ایسی تدابیر اختیار کرے جو دائمی اصلاح کا اثر رکھتی ہیں۔ ہمیں اعتراف ہے کہ عدلیہ اور عاملانہ اختیارات کی علیحدگی اور رکن عدالت العالیہ کے درجہ کے ایک دوسرے عہدہ دار کا تقرر عدالتی نظم ونسق کی اصلاح کے لئے یقیناً مفید ثابت ہو رہا ہے لیکن صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا جا سکتا۔ ضرورت اس کی ہے کہ عدالتی کارروائیوں کو ہر قسم کے خارجی اثر سے پاک رکھنے کی تدبیر اختیار کی جائے۔ تمام عہدہ داروں پر خاص نظر رکھی جائے اور ترقی کے مواقع پر علاوہ کارکردگی کے عہدہ دار کی دیانت کو بھی بطور خاص ملحوظ رکھا جائے۔

ہم حیران ہیں کہ حالیہ مواد کی اشاعت کے وقت انسداد رشوت ستانی کے لئے جس کمیٹی کے انعقاد کا وعدہ فرمایا گیا تھا وہ کیوں پورا نہیں کیا جا رہا ہے۔ ہماری رائے میں یہ مناسب ہوگا کہ اس عدالتی کمیٹی کی رپورٹ کو جو ناظر یار جنگ کمیٹی کے نام سے مشہور ہے انسداد رشوت ستانی کے لئے آئندہ بننے والی کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ اس کی سفارشات کو موثر بنایا جا سکے۔

جائز مطالبات کی تکمیل

ضلع ناندیڑ کی پہلی کانفرنس میں جو سنہ ۱۳۵۱ف میں منعقد ہوئی تھی (۵۴) قراردادیں منظور ہوئی تھیں۔ اس سال کی کانفرنس میں تعلقدار صاحب ناندیڑ نے صدر دین کو مطلع کیا کہ (۵۴) قراردادوں میں سے حکومت سرکار عالی نے (۴۴) قراردادوں کو شرف قبولیت بخشا ہے اور ضروری کارروائی آغاز کر دی گئی ہے۔ اس اجمال کی تفصیل میں شائع شدہ صفحات کی ایک رپورٹ میں درج ہے جو سال حال کی کانفرنس میں پیش ہوئی۔

اسی طرح پچھلی گنگندہ ضلع کانفرنس میں (۲۰) قراردادیں منظور ہوئی تھیں جن کے متعلق تعلقدار صاحب گنگندہ نے حالیہ ضلع کانفرنس میں بتلایا ہے کہ (۹) قراردادوں کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ بقیہ (۱۱) مطالبات کی نسبت یہ بتلایا گیا ہے کہ ان میں سے بعض ناقابل عمل اور بعض غیر ضروری تھیں اور بقیہ قراردادوں پر زمانہ جنگ میں عمل نہیں کیا جا سکتا۔

یہ واقعات نہایت اہم ہیں جن سے ضلع کانفرنسوں کی افادیت ظاہر ہوتی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ رعایائے آصفی ان کانفرنسوں کی اہمیت کو سمجھ کر ان سے کماحقہ استفادہ کرنے کی جانب مائل ہوتی جائے گی۔ اگر ملک میں کوئی ایسے عناصر باقی رہ گئے ہیں جو ضلع کانفرنسوں کی افادیت کے منکر ہیں تو ان کے لئے یہ امر موجب طمانیت ہونا چاہیے کہ ان کے عدم تعاون کے باوجود ان کانفرنسوں کے انعقاد سے رعایا کا فائدہ ہو رہا ہے اور ان کے جائز مطالبات کی وقتاً فوقتاً تکمیل ہو رہی ہے۔

دوسرے کیا اور یہ مطالبہ کیا کہ تلنگی، مرہٹی، اور کنٹری موجب کے علیحدہ جماعات قائم کئے جائیں۔ سرکاری محکموں میں ہندوؤں کو کثیر تعداد میں لیا جائے، مندروں اور مذہبی اداروں کا انتظام عوام کے سپرد کیا جائے اور اکھاڑوں سے متعلق قواعد کو منسوخ کیا جائے۔

مہاراشٹر پریشد کی صدارت کے لئے مسٹر مریہر ناٹک کا انتخاب عمل میں آیا۔

مسٹر وناٹک راؤ، بمبئی کو کچھ بیٹ آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کی شرکت کے لئے روانہ ہوئے۔

مسٹر نریندر رائچور کے دورہ پر روانہ ہوئے۔

مہاراشٹر اسٹنڈل کی جانب سے دسہرہ کو میرانی بی کے سلسلہ میں ایک جلسہ بصدارت پنڈت مریہر ناٹک شاہ علی بنڈہ میں منعقد ہوگا۔ اسی سلسلہ میں ایک جلسہ بیگم بازار میں بصدارت ابا داس راؤ دسہرہ منعقد ہوگا۔

مسٹر بی رام کشن راؤ، مسٹر رام چندر راؤ وغیرہ نے ایک صحافتی بیان میں اپیل کی ہے کہ تلنگی زبان کی ترقی کے لئے ایک مرکزی تنظیم کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں ۲۰ نومبر کو کارکنوں کا ایک اجتماع ریڈی ہاسٹل میں کیا ہوگا۔

مولوی بہادر خان صاحب نے ۲۰ دسمبر سے سلسلہ درس تفسیر قرآنی شروع کر دیا ہے۔

بقیہ سلسلہ صفحہ (۱۱)

پبلک کارکنوں کے مشاغل

مسٹر وناٹک راؤ، مسٹر بی رام کشن راؤ، مسٹر رام چندر راؤ وغیرہ نے اپنے ایک صحافتی بیان میں فیڈرل کورٹ کے ایک فیصلہ کی بنا پر استدلال کرتے ہیں کہ دفعہ (۵۳) قواعد تحفظ ممالک محروسہ سرکار عالی خلاف تمہید اور کالعدم ہو جاتا ہے اور سیاسی لیڈروں کی نظربندی خلاف قانون قرار پاتی ہے۔ اس بیان میں حکومت سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ ان لیڈروں کو رہا کر دے جنہوں نے پرامن طریقہ پر تعمیری پروگرام پر عمل کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔

مہاراشٹر اسٹنڈل کا ایک جلسہ مسز کاشی بائی زرونکر کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں اس موضوع پر تقریر ہوئی کہ ہندوستان کی عورتوں نے موجودہ زمانہ میں ترقی کی ہے یا نہیں۔

دسویں آندھرا کانفرنس کے ساتھ امپوریئم بھی ہوں گے۔ مردوں، عورتوں اور بچوں کے لئے علیحدہ امپوریئم کا انتظام ہوگا

---

۲۰ نومبر سے راجہ پرتاپ گیرجی کی کوٹھی میں آریہ سماج حیدرآباد کا جشن طلائی شروع ہوگا جس میں پنڈت چمن لعل پنڈت، بدھ دیو، پنڈت سیتا چرن، اور پنڈت لیکھ شاستری وغیرہ کی تقریریں ہوں گی۔ اس موقع پر خواتین کا بھی ایک جلسہ ہوگا

دسویں آندھرا کانفرنس کی صدارت کے لئے مسٹر وینکٹ رنگا ریڈی کا انتخاب عمل میں آیا۔

مسٹر رام چندر راؤ صدر محبوب نگر آندھرا کانفرنس ایک صحافتی بیان میں کہتے ہیں کہ بعض کارکنوں کا یہ خیال ہے کہ ضلع کانفرنسوں میں شریک ہو کر بہت سے رفاہی کام انجام دئے جا سکتے ہیں اور بیک وقت مسائل کو حکومت اور ارباب مقتدر کے غور وخوض کے لئے پیش کیا جا سکتا ہے۔ ایسے کارکنوں کا یہ فرض ہے کہ ملکاپور اور وہریالا آندھرا کانفرنس کی قراردادوں کی پابندی کریں اور کانفرنس کے وقار کو ملحوظ رکھیں اور ضلع کانفرنسوں میں شرکت سے باز رہیں۔

ہندو کانفرنس نظام آباد کی صدارت کرتے ہوئے مسٹر شنکر راؤ پور نگلوڈکر نے حکومت کی نئی پالیسی پر اعتراض

ہندوستان کا مسئلہ اغذیہ

ذخیرہ بندی اور نفع اندوزی کو تعزیری جرم قرار دیا جائے

از

مسٹر ایل۔ ایس۔ مہتا

ہندوستان میں مسئلہ اغذیہ نے بڑی نازک صورت اختیار کر لی ہے کیونکہ نہ صرف اجناس خوردنی مہنگی ہو گئی ہیں بلکہ ہندوستان کے اکثر حصوں میں ان کی قلت محسوس ہو رہی ہے۔ ہندوستان سے متعلق کسی مسئلہ پر اس قدر احتجاج نہیں کیا گیا جتنا کہ گرانی اجناس سے متعلق کیا گیا ہے۔ مسٹر این۔ آر۔ سرکار نے صحیح کہا تھا کہ "یہ قحط بیرونی حملے سے زیادہ خطرناک ہے"۔

اس صورت حال کو وجود میں لانے والے کئی عناصر ہیں۔ برما سے چاول کی درآمد کا مسدود ہو جانا، بحری نقل و حمل کی دشواریاں، تحریک کنندگان، برطانوی اور امریکی فوجوں کی سرگرمی اور اکثر علاقوں میں باجرے کی فصل کی ناکامی اجناس کی قلت اور گرانی کا باعث ہوئی۔ سندھ کی طغیانیوں اور اوڑیسہ اور بنگال کے طوفان سے عارضی طور پر اجناس کی قلت پیدا ہو گئی۔ مگر گرانی کے تنہا یہی اسباب نہیں ہیں۔ ذخیرہ بندی اور نفع اندوزی بہت اہم عناصر رہے ہیں۔ صورت حال کو نازک بنانے میں حمل و نقل کی دشواریاں بھی شامل تھیں۔ نگرانی نرخ اشیاء کے انتظام نے صورت حال کو اور نازک بنا دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چور بازار وجود میں آ گئے جہاں مقررہ نرخ سے زیادہ داموں پر اشیاء دستیاب ہو سکتی تھیں۔ قیمتوں میں اضافہ کا ایک سبب افراط زر بھی تھا جو دوران جنگ میں ناگزیر [illegible]

اجناس کے صرف کی مقدار

آغاز جنگ سے دسمبر ۱۹۴۲ء تک ریزرو بنک آف انڈیا نے تقریباً (۴۰۰) کروڑ کے مزید نوٹ اور سکے جاری کئے۔ ہندوستان کی مجموعی غذائی پیداوار تقریباً (۱۰۰) ملین ٹن سالانہ ہے جس میں سے چاول کی مقدار (۲۵) ملین ٹن اور گیہوں کی (۱۰) ملین ٹن ہے۔ زمانہ امن میں ہندوستان میں چاول کی درآمد تقریباً (۱۵) لاکھ ٹن رہتی ہے۔ ہندوستان میں گیہوں کا اوسط صرف (۴۰) لاکھ ٹن ہے۔ زمانہ جنگ میں گیہوں کی مانگ تقریباً (۵۰) لاکھ ٹن سالانہ ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تقریباً (۲۰) لاکھ ٹن اجناس کی سالانہ کمی ہم محسوس کر رہے ہیں

نگرانی نرخ اشیاء سے متعلق مرکزی حکومت نے جو تدابیر اختیار کی تھیں وہ خود حکومت ہند کے اعلان [illegible] میں پوری طرح کامیاب نہیں ہوئیں [illegible] کے رجحان [illegible] گرانی [illegible]

سرکاری دوکانیں [illegible] سرکاری دوکانوں کے قیام کی نسبت کچھ کہنا ضروری سمجھتا ہوں۔ نگرانی نرخ اشیاء کی کانفرنسوں میں یہ رائے دی گئی تھی کہ اجناس کی سرکاری دوکانوں کا قیام بہت مفید ہوگا۔ اگر عملی نقطہ نظر سے اس مسئلہ پر غور کیا جائے تو سرکاری دوکانوں کی کامیابی دو وجوہ سے ممکن نظر نہیں آتی۔ اس وسیع براعظم کے لئے چند دوکانوں کا قیام فراہمی اجناس کے لئے مشکل سے کافی ہو سکتا ہے۔ اگر دوکانوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے تو انتظامی مصارف بہت بڑھ جائیں گے۔ اس کے علاوہ ہزارہا چھوٹے دوکاندار بیروزگار ہو جائیں گے جس کی وجہ سے ایک ایسا مسئلہ وجود میں آ جائے گا جس کے نتائج بہت دور رس ہوں گے

اجازت نامے

ایک دوسرا علاج یہ بیان کیا گیا کہ اجازت ناموں کا طریقہ سختی سے نافذ کیا جائے۔ یہ طریقہ تھوک فروشوں کی حد تک بہت کارآمد ہو سکتا ہے۔ اگر چلر فروش دوکانوں کی حد تک اجازت ناموں کا طریقہ جاری کیا جائے تو اس کا ناکام ہونا یقینی ہے کیونکہ چلر فروش دوکاندار عموماً ان پڑھ ہوتے ہیں اور وہ حسابات اور رسائد کو باقاعدگی کے ساتھ رکھنے کے قابل نہیں ہوتے اور اگر انتظامی معاملات اور نگرانی پولیس یا سیول عہدہ داروں کے سپرد کی جائے تو کثرت کار کی وجہ سے یہ عہدہ دار سنبھال نہیں سکیں گے تاوقتیکہ ان کے پاس کوئی جادو کی چھڑی ایسی نہ ہو جو فطرت انسانی کو بدل سکے۔ اور اس کے لئے مزید عملہ مقرر کرنا پڑے گا اور یہ مصارف نظم و نسق میں اضافہ کا باعث ہوگا۔

راشن بندی

بعض ماہرین معاشیات راشن بندی کو اس مسئلہ کا موثر حل تصور کرتے ہیں۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ شہروں کی حد تک راشن بندی کے کارآمد ہونے کی گنجائش ہے لیکن دیہی رقبوں میں یہ طریقہ بالکل ناکام رہے گا۔ خوردہ فروشی کی دوکانوں کی تعداد میں وسعت [illegible] ہوگا کہ سیکڑوں چلر فروش بیکار ہو جائیں گے [illegible] اس سوال کی پابندی [illegible] والوں پر سخت گزرے گی لیکن گوشت کھانے والے [illegible] راشن بندی [illegible] حمل و نقل کی دشواریاں [illegible] فراہمی [illegible] کا فقدان اس طریقہ کو ناکام کر دے گا۔

زیادہ اناج اگاؤ

اس سوال کی تحقیق ضروری ہے کہ آخر اس مسئلہ کا بہترین حل کیا ہے؟ "زیادہ اناج اگاؤ" کے نعرے کو عملی جامہ پہنانا ضروری ہے۔ ہندوستان اس اعتبار سے خوش قسمت ہے کہ یہاں قابل کاشت افتادہ اراضیات کے وسیع رقبے ہیں۔ غیر محدود زرعی وسائل موجود ہیں جن کے ذریعے زرعی پیداوار کو وسعت دی جا سکتی ہے بشرطیکہ باقاعدگی اور مستحکم ارادہ کے ساتھ یہ کام شروع کیا جائے اور کاشتکاروں کو تخم، مویشی، آلات، کھاد اور آبپاشی کی مناسب سہولتیں حاصل ہوں۔ ہندوستانی دیہاتی اگر ارادہ کرے تو وہ حیرت انگیز اتحاد کے ساتھ کام کر سکتا ہے۔ صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے قوت پیداوار سے پوری طرح استفادہ کرنا نہایت ضروری ہے۔

اس کے علاوہ ہندوستان سے اجناس کی برآمد کو ممنوع قرار دینے اور ہندوستانی بازاروں میں آسٹریلیا گیہوں کی درآمد سے اس میں شک نہیں کہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ حکومت ہند نے یقین دلایا ہے کہ نئی فصل کے دستیاب ہونے سے قبل [illegible] گیہوں کی درآمد کے سوال پر عجلت کے ساتھ غور کیا جا رہا ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ گیہوں کی درآمد کے ساتھ ساتھ نئی فصل کے بازار میں آ جانے سے صورت حال بہت بہتر ہو جائے گی۔

ذخیرہ بندی کی سزا

صورت حال کی نزاکت کا یہ تقاضا ہے کہ ذخیرہ کرنے والوں کو یہ حکم دیا جائے کہ ذخیرہ شدہ اجناس کی مقدار سے عہدہ داران متعلقہ کو فوراً مطلع کیا جائے اور اجناس کو یا تو صارفین کے ہاتھ فروخت کر دیں یا معقول نرخ پر حکومت کے حوالے کر دیں۔ ذخیرہ کرنے والے بیوپاری اگر اس حکم کی خلاف ورزی کریں تو ان کو نہ صرف سزا دی جائے بلکہ ان کے اجناس ضبط کر لئے جائیں۔ اجناس صرف کرنے والی پبلک کو مکمل پروپیگنڈے کے ذریعہ اگر یہ اطمینان دلایا جائے کہ اجناس کی فراہمی جاری رہے گی تو اس سے اعتماد پیدا ہوگا۔ اجناس کی ذخیرہ بندی کو [illegible] سوائے اس کے کہ حکومت نے جنگی اغراض کے لئے یا ان رقبوں کی ضروریات پورا کرنے کے لئے جہاں اجناس کی قلت ہے ذخیرہ کیا ہو تعزیری جرم قرار دیا جائے

[illegible] استدلال کیا جاتا ہے اور پورے وثوق کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ [illegible] کمیٹیوں میں کاروباری لوگوں کو مناسب نمائندگی نہیں دی گئی۔ [illegible] کرنے کے لئے [illegible] ضروری ہے [illegible] کمیٹیوں [illegible] ہے۔ مختلف تجارتی انجمنوں کی خدمات حاصل کرنا اور بھی ضروری ہے۔ گزشتہ جنگ عظیم میں جرمنی کی [illegible] زندگی میں یہ طریقہ بہت مفید ثابت ہوا۔ روس کی طرح روزمرہ کی ضروریات زندگی کا [illegible] حکومت کو حاصل کرنا چاہئے [illegible]

حکومت خانگی مدرسوں کو ۲۶ لاکھ سے زیادہ سالانہ امداد دیتی ہے

۲۲۵۰ ادارے اس رقم سے استفادہ کرتے ہیں

ذیل کی فہرست میں ثانوی تعلیم کے اہم خانگی امدادی مدرسوں کے نام اور سالانہ عطیوں کی مقدار درج ہے۔ بعض خاص مدرسوں کی ترقی سے متعلق جو آندھرا مہاراشٹرا اور کرناٹک کے بچوں کے لئے قائم ہیں، مختصر مضامین شائع کئے جا رہے ہیں۔

چند اہم امدادی مدارس

ذیل میں چند اہم خانگی اداروں کے نام اور حکومت کے عطیوں کی مقدار درج ہے۔

	عطیہ کی مقدار	
۱۔ سینٹ جارجز گرامر اسکول حیدرآباد	۲۳۵۵۳	روپے
۲۔ دارالعلوم ہائی اسکول حیدرآباد	۸۹۷۴	”
۳۔ آل سینٹس ہائی اسکول حیدرآباد	۵۸۷۵	”
۴۔ مفید الانام ہائی اسکول حیدرآباد	۷۶۶۰	”
۵۔ نوتن ودیالیہ ہائی اسکول گلبرگہ	۲۹۰۰	”
۶۔ آصفیہ ہائی اسکول	۲۲۰۰	”
۷۔ محبوب کالج سکندرآباد	۲۰۰۰	”
۸۔ ویویک وردھنی ہائی اسکول حیدرآباد	۲۰۰۰	”
۹۔ اسٹانلی گرلز ہائی اسکول حیدرآباد	۳۳۰۰	روپے
۱۰۔ کیز گرلز ہائی اسکول سکندرآباد	۳۲۲۰	”
۱۱۔ کانونٹ آف دی موسٹ ہولی روزری حیدرآباد	۳۳۰۰	”
۱۲۔ دھرم ونت ہائی اسکول حیدرآباد	۲۵۳۰	”
۱۳۔ کائستھ پاٹ شالہ حیدرآباد	۲۰۰۰	”
۱۴۔ سرسوتی بھون اورنگ آباد	۲۹۶۰	”
۱۵۔ [illegible] ہائی اسکول حیدرآباد	۲۴۰۰	”
۱۶۔ آکسفیر مڈل اسکول حیدرآباد	۲۲۰۰	”
۱۷۔ [illegible] کنڑی ودیالیہ حیدرآباد	۱۸۰۰	”
۱۸۔ شانتی سدن مڈل اسکول گلبرگہ	۱۰۰۰	”
۱۹۔ مدرسہ ہائی اسکول [illegible]	۵۰۰	”
۲۰۔ مڈل اسکول [illegible] مارل آباد	۱۵۰	روپے
۲۱۔ آندھرا گرلز ہائی اسکول حیدرآباد	۲۰۰	”

آندھرا گرلز ہائی اسکول نارائن گوڑہ

آندھرا گرلز ہائی اسکول نارائن گوڑہ کا آغاز ۱۹۲۷ء سے ہوا۔ اس مدرسہ کا ذریعہ تعلیم تلنگی ہے۔ انگریزی ثانوی زبان کی حیثیت سے لازمی مضمون ہے۔ لڑکیوں کو جامعہ کراچی کے جماعتی امتحانات کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ [illegible] لڑکیاں اس جامعہ سے طیلسان حاصل کر چکی ہیں جن میں ایک برہمن لڑکی ہے۔

محکمہ تعلیمات سرکار عالی نے ان مدرسوں میں شرکت کے لئے جو نصاب محکمہ کا نصاب پڑھایا جاتا ہے اس مدرسہ کو آخری جماعت تک تسلیم کر لیا ہے۔ اس مدرسہ میں ہریجن لڑکیوں کو بھی شریک کیا جاتا ہے۔ ایک ہریجن لڑکی دسویں جماعت میں پڑھ رہی ہے۔ ریڈی قوم کی لڑکیوں کے لئے ایک اقامت خانہ بھی ہے۔

حکومت سرکار عالی اس مدرسہ کو سالانہ (۱۲۰۰) روپیہ کی امداد دیتی ہے۔ آنریبل نواب مہدی یار جنگ بہادر صدر المہام تعلیمات سرکار عالی نے ۱۹۴۶ء میں اپنے اختیاری فنڈ میں سے اس مدرسہ کو (۱۰۰۰) روپے عطا کئے۔ اس مدرسہ میں پردہ کی خواتین کی جامعہ کراچی کے امتحانی نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ اس ادارہ کی فوری ترقی میں مسٹر جگنت راؤ کی کوششوں اور دلچسپی کو بڑا دخل ہے۔

ویویک وردھنی اسکول

حیدرآباد کی ویویک وردھنی تعلیم انجمن جو کہ (۳۹) سال قبل قائم ہوئی تھی اب لڑکوں کے لئے ایک مدرسہ فوقانیہ، لڑکیوں کے لئے ایک مدرسہ نسواں اور دونوں صنفوں کے بچوں کے لئے ایک مدرسہ تحتانیہ کا انتظام کر رہی ہے۔ ان تینوں مدارس کے طلبا کی تعداد علی الترتیب (۱۹۶۵) اور (۳۰۰) اور (۵۰۰) ہے۔

اپریل ۱۹۰۷ء میں ہندوؤں کی سال نو کے موقع پر اس انجمن کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ ۲۵۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء کو اس کا دستور مرتب کیا گیا اور پنڈت کیشو راؤ آئینگانی اس کے صدر اور مسٹر وامن نائک آئینگانی اعزازی معتمد منتخب ہوئے۔

۵۰۰ روپے ماہانہ کا سرکاری عطیہ

انجمن کا مدرسہ وسطانیہ جس میں ابتداً (۱۰۰) شریک تھے بہت جلد مقبول ہو گیا۔ ۱۹۱۰ء میں حکومت سرکار عالی نے بھی اس انجمن کی امداد کے لئے (۱۵۰) روپیہ ماہوار منظور کئے۔ اپریل ۱۹۲۲ء میں یہ امدادی رقم اضافہ کر کے (۵۰۰) روپے ماہانہ کر دی گئی۔ کیونکہ انجمن نے اس مدرسہ سے ہائی اسکول جو کمیٹی نگرانی میں مدرسہ کے تحت مدرسہ فوقانیہ کی حیثیت اختیار کر لی تھی۔

خاص معطی

بعض افراد نے انجمن مذکور کو اہم عطیے دئے ہیں جن کی وجہ سے انجمن اپنی ذاتی عمارت تعمیر کرنے کے قابل ہوئی ہے جو حیدرآباد کے مدارس کی بہترین عمارت ہے۔ جناب مسٹر وامن نائک آئینگانی نے شہر کے مرکزی حصہ میں ایک وسیع قطعہ اراضی عطا کیا اور وجہ ویمرات گیری رامچندر ہرین گیری، مسٹر کستابی آئینگانی، مسز جیکوبی داس جانی، مسٹر ارتن۔ جی بورہ، سیٹھ آنجہانی مہاراجہ دھیرتی، مسٹر جی۔ بی۔ انقل ورکر، جسٹس کیشو راؤ آئینگانی، ڈاکٹر و مسز کرومنکر، ڈاکٹر و مسز ساتو نیکر، مسٹر سدا شیو راجہ رام آئینگانی، راجہ بہادر منسی علی آئینگانی، مسٹر سدھم جی چند ریا آئینگانی، مسٹر نائک راؤ و خطل راؤ جاگیردار اور دوسرے اشخاص بھی اس انجمن کو عطیے دئے۔ اعلیٰ حضرت بندگان عالی کے عہد حکومت کی سلور جوبلی کے موقع پر حکومت سرکار عالی نے اس ادارہ کو (۵۰۰۰) روپیہ عطا کئے تھے۔ اس عطیہ کی امداد سے مدرسہ کی عمارات میں ایک وسیع ہال کا اضافہ کیا گیا جو جوبلی ہال کہلاتا ہے۔

اس ادارہ کی متواتر ترقی پنڈت کیشو راؤ آئینگانی اور مسٹر وامن نائک آئینگانی کی محنت اور جوش عمل کی رہین منت ہے۔ مجلس انتظامی کے موجودہ صدر راجہ پنا لال پتی ہیں۔ مسٹر کے۔ ایس۔ ویدیا اور ڈاکٹر پاڑیکر کئی سال تک اس انجمن کے معتمد رہ چکے ہیں اور گزشتہ بارہ سال سے مسٹر وی۔ ڈی۔ راؤ ڈیکر صدر مدرس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

شاردا دیوی کرناٹک گرلز اسکول

یہ مدرسہ شہر کے مرکزی مقام سلطان بازار میں کنڑی بولنے والی لڑکیوں کے لئے قائم ہے۔ اس کی ابتداء ۱۹۲۳ء میں مسٹر کرشنا پا جوشی کے ذریعے عمل میں آئی۔ اس وقت صرف ایک استاد اور سات طالبات تھیں۔ ۲۳ سال ہی کے عرصہ میں مدرسہ نے اتنی ترقی کی کہ وسطانیہ تک پہنچ گیا۔ اب اس مدرسہ میں آٹھ جماعتیں ہیں۔ مدرسہ میں لڑکیوں کی جملہ تعداد ۳۰۰ سے زیادہ ہے اور استاد اور استانیوں کی تعداد آٹھ ہے۔

محکمہ تعلیم کے نصاب کے علاوہ مدرسہ میں گھریلو سائنس، سوزن کاری اور موسیقی کی تعلیم پر خاص توجہ دی جاتی ہے۔ لڑکیوں کی جسمانی تربیت کا بھی انتظام ہے۔ مدرسہ کا ذریعہ تعلیم تحتانی اور وسطانی جماعتوں کے لئے کنڑی ہی ہے۔ انگریزی، اردو اور سنسکرت بھی پڑھائی جاتی ہے۔ حال ہی میں مدرسہ کے اساتذہ کے ٹیچروں کا ایک مجوزہ بلاک ہو چکا ہے۔ حکومت سرکار عالی کا محکمہ تعلیمات اس ادارہ کو اس کے قیام کے زمانے سے امداد دے رہا ہے اور ہر سال اس امداد میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ اس مدرسہ کو پبلک کی امداد بھی حاصل ہے۔ محکمہ تعلیمات نے بھی اس مدرسہ کو رعایتی قیمت پر ایک عمارت دے کر اس ادارہ کی مدد کی ہے۔ آنریبل نواب مہدی یار جنگ بہادر صدر المہام تعلیمات نے

شاردا دیوی کرناٹک مدرسہ کی عمارت

ایک مہینہ پہلے اس مدرسہ کی عمارت کا افتتاح کیا۔ اس مدرسہ کے منتظمین کے لئے یہ بھی اطمینان کی بات سمجھی جاتی ہے کہ حکومت اس مدرسہ کے لئے (۱۵۰) روپے ماہانہ امداد دینے کے لئے (۱۳) ہزار روپے کی رقم کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔

سیاسی نمک پارے

از

کشاف

ایک مقامی انگریزی معاصر کی اطلاع ہے کہ مولوی غلام محمود صاحب قریشی رخصت پر طہران گئے ہوئے ہیں۔ شاید کہ یہاں قلت و گرانی اجناس ناقابل برداشت ہو گئی ہے۔ (رہبر و رہبرو مورخہ ۳۱ خورداد)

ہمارے محترم معاصر کو تھوڑی سی غلط فہمی ہو رہی ہے۔ قلت اجناس یا گرانی سے گھبرا کر جناب غلام محمود صاحب قریشی طہران تشریف نہیں لے گئے بلکہ ہماری اطلاع یہ ہے کہ دوران جنگ کے مسائل کی کماحقہ انتظام سے فراغت پا کر مابعد جنگ کی مہم سر کرنے سے قبل آپ صرف دماغ کا آرام چاہتے ہیں۔ یہ ہے سفر طہران کی اصلی غائت۔

اس خبر میں کوئی اصلیت نہیں ہے کہ شکر اور دیگر اجناس خوردنی کی حالیہ قلت اور گرانی کے اسباب میں وہ ضیافتیں شامل ہیں جو خیریت آباد سے اس پار اواخر ربیع الثانی میں بصرف زر کثیر نہایت شاندار پیمانہ پر ترتیب دی گئی تھیں اور جن میں ہزارہا معززین شریک تھے۔

معیاری کپڑے کی آمد میں تاخیر (ایک سرخی)

اس خبر کو پڑھ کر ہمارے ایک قلاش دوست جو معیاری کپڑے کے انتظار میں پھٹے ہوئے پاجاموں سے کام چلا رہے ہیں فرمانے لگے "کپڑا آتا ہیں گرانیاں بڑھتی ہیں۔"

محکمہ آبکاری کی کارگزاری پر ہمیں سخت اعتراض ہے۔ سیندھی، دیسی شراب، افیون، اور گانجہ کا استعمال اس محکمہ کی سرگرمیوں کی وجہ سے سال بہ سال کم ہوتا جا رہا ہے۔

ہمارا اعتراض دو وجوہ پر مبنی ہے۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ ساہوکاروں کی بدنظمی پالیسی کی وجہ سے جن لوگوں کو پیٹ بھر غذا بر وقت نہیں مل رہی ہے کیا وہ سیندھی، شراب، افیون، اور گانجہ جیسی غم غلط کرنے والی اشیاء سے بھی محروم رہیں؟

دوسری وجہ یہ ہے کہ سررشتہ آبکاری کا یہ عمل ان معترضین اور نقادان حکومت کا ایک زبردست حربہ تعمین رہا ہے جو یہ کہہ کر حکومت کے خلاف عوام کو بھڑکاتے تھے کہ حکومت شراب، سیندھی، افیون اور گانجہ چلا کر انہیں محو غفلت رکھنا چاہتی ہے اور اس برائی کو اپنی آمدنی کا ایک ذریعہ بنا رکھا ہے۔

پس ہم امید کرتے ہیں کہ ناظم صاحب آبکاری اپنے سررشتہ کی موجودہ پالیسی پر نظر ثانی فرما کر ساہوکاروں کے زخم خوردہ عوام اور نقادان حکومت کو ممنون فرمائیں گے۔

"انجمن انسداد قلت و گرانی اجناس" نے حکومت سے یہ درخواست کی ہے کہ ضیافتوں پر تحدید عائد کی جائے۔ (ایک خبر)

ہمیں اس سفارش سے اس بنا پر اختلاف ہے کہ اگر ضیافتیں بند ہو جائیں تو ایک طرف غلہ کا چور بازار اور دوسری طرف رقص و سرود کی محفلیں سرد پڑ جائیں گی اور ایسا ہونا ساہوکاروں اور ارباب نشاط پر ظلم ہوگا۔

جدید کنٹری ہفتہ وار "پرجا" میں مسٹر کرشنا چاری جوشی معتمد کرناٹک پریشد تحریر کرتے ہیں کہ:-

"اس سال پریشد کے سربرآوردہ کارکنوں نے رائچور اور گلبرگہ کے قحط زدہ علاقوں کا دورہ کیا اور مقامی حالات کا مطالعہ کرنے کے بعد حکومت کے پاس ایک رپورٹ روانہ کی۔ حکومت نے جسے متاثرہ رقبہ کو قحط زدہ رقبہ قرار دیا اور مالگزاری کی وصولی کو ملتوی کر دیا۔"

گویا حکومت نے جو کچھ کیا وہ انہی کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔ اگر یہ لیڈر توجہ نہ فرماتے تو شاید حکومت ٹس سے مس نہ ہوتی۔ فرقہ پرست لیڈروں نے اپنی بگڑی سنبھالنے کا یہ نرالا طریقہ خوب نکالا ہے۔

سیاسی نظربندوں سے متعلق فیڈرل کورٹ کے حالیہ فیصلہ کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر بی۔ رام کشن راؤ، مسٹر ونائک راؤ، اور مسٹر ایم۔ چندر راؤ وغیرہ ایک صحافتی بیان میں لکھتے ہیں کہ:-

"ان لیڈروں کو جنہوں نے پر امن طریقہ پر تعمیری پروگرام پر عمل کرنے کا ارادہ کر لیا تھا ...... اب بھی نظربند رکھنا قطعاً غیر ضروری ہے۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہماری حکومت کے لئے سیاسی اداروں اور کارکنوں کے تعلق سے برطانوی حکومت کی پالیسی کی تقلید نہ صرف غیر ضروری بلکہ خلاف مصلحت ہے۔"

ہم اس رائے سے بالکل متفق ہیں۔ برطانوی ہند کی تقلید کا حق صرف "نام نہاد اسٹیٹ کانگریس" کے لیڈروں کو حاصل ہے۔ برطانوی ہند کے بعض ادارے مصلحتاً شور مچانے لگے کہ سیاسی جنگ کو تیز کرنے کے لئے قومی حکومت کا قیام ضروری ہے تو یہاں کے لیڈروں نے بھی قومی حکومت کا مطالبہ شروع کر دیا۔ اب فیڈرل کورٹ کے فیصلہ کی آڑ میں لیڈروں کو رہا کرانے کی کوشش شروع ہوئی تو یہاں بھی وہی آواز گونجنے لگی۔ ان تقلید پرست لیڈروں کے شور و پکار سے متاثر ہو کر ہم بھی برطانوی ہند کی تقلید کی طرف مائل ہو رہے تھے مگر ہمیں اقبال کا یہ شعر یاد آ گیا۔

تقلید کی روش سے تو بہتر ہے خودکشی
رستہ بھی ڈھونڈ خضر کا سودا بھی چھوڑ دے

نظام آباد ہندو کانفرنس ۵ مئی کو شروع ہوئی مگر پونا کا ایک ہفتہ وار کانفرنس کے انعقاد سے دس روز پہلے خطبۂ صدارت اور منظورہ قراردادوں پر تبصرہ کر کے کانفرنس کی کامیابی پر مبارکباد دے دی۔

"مدعی سست گواہ چست" کے معنی آج ہماری سمجھ میں آ گئے۔

محکمہ سمکیات نے دریافت کیا ہے کہ حیدرآباد میں (۲۰۰) قسم کی مچھلیاں پائی جاتی ہیں جن میں سے بعض نہایت لذیذ اور مقوی ہوتی ہیں۔

مگر یہ ہیں کہاں ہیں؟ کیا بڑی مچھلیاں ان کو نگل تو نہیں جاتیں!

حیدرآباد کی زرعی پیداوار کی مالیت سو کروڑ ہے۔ کاشتکاروں کا تناسب (۷۰) فی صد اور ساہوکار و تاجروں کا تناسب (۵) فی صد۔ لیکن سو کروڑ کی آمدنی میں تقسیم برابر کی ہے یعنے کاشتکار (۵۰) کروڑ اور درمیانی اشخاص (۵۰) کروڑ۔ منصفانہ تقسیم دولت کے علمبردار اور رعیت کے نام لیوا جانے نظر آتے ہیں نہ جاگتے۔

دستور العمل نگرانی تمسکات کی منظوری

حیدرآباد میں اسٹاک ایکسچینج کا قیام

حیدرآباد۔ ۹ رمئی۔ یونائیٹیڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ حضرت اقدس و اعلیٰ نے براہِ خسروانہ دستور العمل نگرانی تمسکات حیدرآباد کو منظور فرمایا ہے جس کے تحت حیدرآباد اسٹاک ایکسچینج (مراعاتہ حیدرآباد) کا قیام عمل میں آئے گا۔ جیسا کہ پہلے اطلاع دی جا چکی ہے کمال یار جنگ اسٹاک ایکسچینج کمیٹی کی سفارشات محکمہ فنانس سرکار عالی کی بعض ترمیمات کے بعد بذریعہ عرضداشت بارگاہِ خسروی میں بغرض منظوری پیش کی گئی تھیں جنہوں نے اب دستور العمل نگرانی تمسکات حیدرآباد کی شکل اختیار کر لی ہے۔ جو کم و بیش قانون نگرانی تمسکات بمبئی پر مبنی ہے۔ کیونکہ صرف بمبئی ہی میں مراد قانون کے تحت قائم ہے۔

کمال یار جنگ کمیٹی کی سفارشات کو حکومت کی ترمیمات کے بعد جو آخری صورت دی گئی ہے اس میں یہ ملحوظ ہے کہ مراد کی مجلس منتظمہ میں مراد کے رکن، حکومت اور اہم تجارتی اداروں کے نمائندوں کے علاوہ سرمایہ لگانے والی پبلک کا ایک نمائندہ شریک کیا جائے۔ دستور العمل میں اس امر پر بھی زور دیا گیا ہے کہ فارورڈ کنٹراکٹ (یعنی سٹہ بازی) کو قطعی ممنوع قرار دیا جائے۔

مزید معلوم ہوا ہے کہ حکومت سرکار عالی اب مراد کی ایک پروموٹنگ کمیٹی (مجلس معاون ترقی مراد) تشکیل دی گئی۔ جو حکومت کی منظوری اور کمیٹی کی رہنمائی کے لئے قواعد مرتب کرے گی۔ تاکہ حیدرآباد اسٹاک ایکسچینج لمیٹیڈ (مراد حیدرآباد محدود) اپنا کام شروع کر سکے۔ باور کیا جاتا ہے کہ مزید تفصیلات عنقریب شائع کی جائیں گی۔ (یونائیٹیڈ پریس)

زیادہ غلہ اگاؤ کی مہم

(۱۲½ لاکھ روپیے کی منظوری)

حیدرآباد۔ ۹ رمئی۔ "یونائیٹیڈ پریس" کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت سرکار عالی نے "زیادہ غلہ اگاؤ" کی مہم کو ترقی دینے اور اس کو کاشتکاروں میں مقبول عام بنانے کے لئے ۱۲½ لاکھ روپیے کی گراں قدر رقم منظور فرمائی ہے۔ اس اسکیم کے تحت حکومت ہند کے پیمنٹ سے ہر کاشتکار کو جوار کے زیر کاشت فی ایکڑ کے لئے دو روپیے بطور امداد دئیے جائیں گے۔

حکومت سرکار عالی نے رقم مذکور اس غرض سے منظور فرمائی ہے کہ غذائی فصلوں کے رقبہ زیر کاشت میں اضافہ کر کے ممالک محروسہ میں اہم اور خاص اجناس خوردنی کی قلت کو جلد رفع کیا جائے۔ اس سلسلہ میں اس امر کا اظہار موجب دلچسپی ہوگا کہ حکومت سرکار عالی نے ۱۲½ لاکھ کی حالیہ منظورہ رقم کے علاوہ سال گزشتہ "زیادہ غلہ اگاؤ" کی مہم کے لئے (۲۵) لاکھ روپیے کی خطیر رقم منظور فرمائی تھی۔

سال حال اس مہم کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ دھان پیدا کرنے والے اضلاع میں کاشتکاروں کو (۱۳) لاکھ روپیے کی مونگ پھلی کی کھلی کھاد کے طور پر استعمال کرنے کے لئے مفت تقسیم کی گئی۔ علاوہ ازیں مونگ پھلی کی کافی مقدار محفوظ کر لی گئی ہے تاکہ اس کو بازاری نرخ سے کم قیمت پر کاشتکاروں کے ہاتھ فروخت کیا جائے۔

منظورہ رقم میں سے چھ لاکھ روپیے آبی فصل کے دھان کی خریدی اور تقسیم اور تین لاکھ کی مزید رقم آبی فصلوں پر صرف کی جائیں گی۔ "زیادہ غلہ اگاؤ" کی مہم کے تحت ممالک محروسہ کے گندم خیز اضلاع میں تقریباً (۵) لاکھ روپیے کے ترقی یافتہ تخم گیہوں کی کاشت کے لئے تقسیم کئے جائیں گے۔ اسی قدر رقم اضلاع میں غلہ کی کاشت میں توسیع کے لئے صرف کی جائے گی۔ ڈھائی لاکھ روپیے کے جوار کے ترقی یافتہ تخم مرہٹواڑی اور کرناٹک کے اضلاع میں کاشتکاروں کو تقسیم کئے جائیں گے۔

باشندگان صوبہ رائچور اجناس خوردنی کی قلت کی وجہ سے جن مصائب کا شکار ہو رہے ہیں ان سے نجات دلانے کے لئے حکومت نے رائچور کے قحط زدہ رقبہ میں بغرض کاشت گیہوں، جواری، باجرا، چنے اور دھان کے ترقی یافتہ تخم تقسیم کرنے کے لئے ۵ لاکھ روپیے منظور فرمائے ہیں۔ مزید ایک لاکھ کی رقم ضلع رائچور میں کھیتوں کے گرد بند تعمیر کرنے کے لئے منظور کی گئی ہے تاکہ بارش کا پانی کھیتوں میں جذب ہو سکے۔ اس طرح ایک علاقہ کے گرد جس کا رقبہ دس ہزار ایکڑ ہوگا بند تعمیر کیا جائے گا۔ بند کی تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے۔ ناظم صاحب زرعی نشر و اشاعت سرکار عالی اس کام کو جلد پایہ تکمیل کو پہنچانے کی غرض سے عنقریب رائچور تشریف لے جائیں گے۔

اضلاع متعلقہ میں باؤلیوں کی کندیدگی اور مرمت کے لئے تین لاکھ روپیے منظور کئے گئے ہیں۔ انجمن امداد باہمی کی جانب سے اضلاع ناندیڑ و پربھنی گورانی کپاس مدے کے تخم کی خریدی اور تقسیم کے لئے پانچ لاکھ روپیے کی رقم پیشگی دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں حکومت سرکار عالی نے ڈھائی لاکھ روپیے کی مزید رقم اسی قسم کی گورانی کپاس کے تخم کی تقسیم کے لئے منظور فرمائی ہے۔

"زیادہ غلہ اگاؤ" کی مہم ممالک محروسہ سرکار عالی میں پوری قوت کے ساتھ جاری ہے اور صیغہ زرعی نشر و اشاعت کی مندرجہ بالا تدابیر سے ظاہر ہے کہ کس طرح حکومت سرکار عالی "زیادہ غلہ اگاؤ" کی مہم کو کامیابی و ترقی کے مدارج پر پہنچانے کے لئے محکمہ کوشش و توجہ صرف فرما رہا ہے۔ (ی۔ پ)

روزولٹ اور چرچل کی گفتگو

فوجی و بحری ماہرین کی شرکت

واشنگٹن۔ ۱۲ رمئی۔ ایک امریکی نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ کل تمام مسٹر چرچل کی یہاں آمد پر وائٹ ہاؤس کے بیان میں ان کے ساتھ آئے ہوئے فوجی اور بحری ماہرین کا خاص طور سے ذکر کیا گیا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ اب ٹیونیسیا ختم ہو رہی ہے۔ نئی حربی تدبیروں کے ساتھ تیاری کرنا ہوگا۔ اس چیز کو متعلق تصور کیا جاتا ہے اس لئے کہ اتحادی اقوام میں تربیتی فوجی تعاون یورپ پر اعظم کی مہم میں نہایت ضروری ہوگا۔

بیان کا ایک اہم جملہ کہتا ہے کہ جنرل مارشل آف امریکن جنرل اسٹاف اور ایڈمرل کنگ سپہ سالار بحریہ چرچل اور روزولٹ کی گفتگو میں حصہ لیں گے۔ یہ فرض کرنا قدرتی بات ہے کہ موقع عہدے کے برطانوی عہدہ دار مسٹر چرچل کی جماعت میں ہیں۔

جاپان کے خلاف جنگ

نامہ نگار آگے چل کر کہتا ہے کہ گفتگو میں بحر الکاہل کی جنگ کو کم اہمیت نہیں دی جائے گی۔ جس طرح کہ سابقہ ملاقات میں عالمی جنگی حکمت عملی سے بحث کی گئی تھی اسی طرح اب لندن، نیوزی لینڈ، چین اور آسٹریلیا سے جنگ کے ساتھ جاپان کے خلاف جنگ پر بھی بحث و گفتگو کی جائے گی۔ اس سلسلہ میں نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ چین اور ہندوستان کے سپہ سالار جنرل ویول اور چین کی ہوائی افواج کے کمانڈر جنرل چینالٹ دونوں ابھی واشنگٹن آ رہے ہیں۔

تری کاشت میں (۴۲) ہزار ایکڑ کا اضافہ

باؤلیاں کھودنے کے لئے (۸) لاکھ کی منظوری

ضلع بیڑ میں قومی تعمیری سرگرمیاں

اس ضلع کے کاشتکاروں کو (۰۰۰،۳۳۰) روپے تک اقساط مالگزاری کی منظوری دی گئی۔ پرانی باؤلیات کے زیر کاشت رقبہ کے لئے سنہ ۱۳۵۸ ف میں (۱۰۰) ہزار کی معافی دی گئی۔ کاشتکاروں پر تقاوی کا بقایا معاف کیا گیا اور (۳۰) ہزار روپیہ تقاوی کے طور پر تقسیم کئے گئے۔

حکومت اس ضلع کے تعلقہ پاٹودہ میں آب پاشی کے لئے ایک خودداد آب کی تعمیر پر غور کر رہی ہے۔

سنٹرل بنک آف انڈیا لمیٹیڈ نے اپنی ایک شاخ بیڑ میں قائم کی ہے۔ یہاں سررشتہ ٹرانسپورٹ نے مسافروں کی آسائش کے لئے ایک بنگلہ بھی تعمیر کیا ہے۔ تعلقہ گیورائی میں تال ودی کی جاترا کے زائرین کے آرام کے لئے سررشتہ ٹرانسپورٹ نے چوڑی اور پرمسافر اور ایک سڑک تعمیر کی ہے۔

تعلقہ آشٹی میں (۱۰) لاکھ کے صرفہ سے ایک پراجکٹ تعمیر کیا گیا۔ جس کی وجہ سے اس تعلقہ کی (۳۲) ہزار ایکڑ خشک زمین آبی کاشت کے تحت آگئی۔ تعلقہ مومن آباد میں آبرسانی کی اسکیم مکمل کی گئی ہے جہاں محکمہ ٹرانسپورٹ والنٹرز کا قیام ہے۔

تعلقہ بیڑ کے گاؤں کے موضع تال کھیڑ میں تعلیم دیہی کا کام اطمینان بخش طریقہ پر انجام پا رہا ہے۔ رعایا کے آرام و آسائش کے لئے سررشتہ ٹرانسپورٹ نے سنہ ۱۳۵۸ ف میں (۶۱) ہزار روپے صرف کئے۔ اس سلسلہ میں پرلی کی جاترا کے زائرین کے لئے ایک سرائے تعمیر کی گئی۔ آشٹی میں ایک سرکاری مارکٹ اور تعلیم دیہی کے مرکز دہاں تعلقہ میں ... کا ایک گودام تعمیر کیا گیا۔ محکمہ مال نے سنہ ۱۳۵۸ ف میں پرانی باؤلیوں کی مرمت اور نئی باؤلیوں کی تعمیر کے لئے دس ہزار کی رقم منظور کی۔

سنہ ۱۳۵۸ ف میں ریکارڈ آف رائٹس کی ترتیب کا کام شروع کیا گیا تھا۔ جو اطمینان بخش طریقہ پر جاری رہا۔ اس سلسلہ میں اس ضلع کے پانچ تعلقوں بیڑ، آشٹی، گیورائی، پٹودہ اور مومن آباد کا کام ہو چکا ہے۔ اس ترتیب کی وجہ سے کاشتکاروں کو بڑا فائدہ پہنچا ہے۔ ان کی مقدمہ بازی کم ہو گئی ہے اور ان کے معاملات کا تصفیہ بھی ہو گیا ہے۔

سنہ ۱۳۵۸ ف میں مومن آباد اور پٹودہ کے تعلقوں اور آشٹی کے تعلقوں میں لڑکیوں کے مدرسے قائم کئے گئے۔ مستقر بیڑ میں تعلیم بالغان کا ایک مدرسہ قائم کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس ضلع میں (۱۲) خانگی مدرسے قائم ہوئے جن میں سے دو مدرسے وسطانیہ ہیں۔ ضلع میں مختلف دیہات اور قصبوں کے مدرسوں کی جملہ تعداد (۲۲۹) ہے۔ ان میں سے دو فوقانیہ، پانچ وسطانیہ (۳۳) لڑکیوں کے مدرسے اور باقی لڑکوں کے تحتانوی مدرسے ہیں۔ صرف تحتانوی مدرسوں میں طالب علموں کی جملہ تعداد (۱۵) ہزار ہے۔ ضلع میں خانگی مدرسوں کی جملہ تعداد (۲۲) ہے۔ سنہ ۱۳۵۸ ف میں ایک صنعتی مدرسہ قائم کیا گیا جس میں (۳۰) طالب علم شریک تھے۔ اس مدرسہ میں بڑھئی، لوہاری، بید بافی اور کپڑا بننے کی تربیت دی جاتی ہے۔ مدرسہ کے (۶۰) فیصد طالب علم غریب اور نادار ہیں۔ سرکار کی طرف سے وظیفہ پاتے ہیں۔ بیڑ میں شروع اور بنارسی کپڑے کی بنائی کے اعلیٰ کام کی تربیت بھی اسی مدرسہ میں دی جاتی ہے۔ سال زیر رپورٹ میں مستقر بیڑ کے شفاخانہ میں ایک لاکھ (۱۰) ہزار مریضوں کا علاج کیا گیا اور (۳۰۰) آپریشن کئے گئے۔ شفاخانہ میں رہنے والے مریضوں کی جملہ تعداد (۴۹) رہی۔ ضلع کے شفاخانہ میں (۳۵) بستر ہیں۔ اس کے علاوہ ہر تعلقہ میں ایک شفاخانہ موجود ہے۔ سنہ ۱۳۵۸ ف میں چیچک کے (۲۷) ہزار اور انسداد ہیضہ کے (۱۵) ہزار ٹیکے دئے گئے۔ (۳۳۰۰) باؤلیوں (۳۴۱) حوضوں اور (۲۲۰۰) موریوں کی طبی اصولوں سے صفائی کی گئی اور بیماری کے اثرات کو دور کیا گیا۔ بیڑ کے یونانی شفاخانہ میں (۲۹) ہزار مریضوں کا علاج کیا گیا۔

ضلع بیڑ میں سڑکوں کا جملہ طول (۲۴۰) میل ہے۔ مومن آباد اور بیڑ کے درمیان چھ لاکھ کے صرفہ سے ایک سڑک تعمیر کی گئی ہے۔

سررشتہ علاج حیوانات نے (۵۰) ہزار جانوروں کا علاج کیا اور (۲۳) ہزار جانوروں کو ٹیکے دئے۔ پرلی کی جاترا میں جانوروں کی نمائش کی گئی اور (۱۰۵) روپے نقد بہترین جانوروں کے مالکوں کو انعام کے طور پر تقسیم کئے گئے۔

تعلقہ آشٹی میں (۳۴۰) باؤلیوں کی تعمیر کی منظوری دی گئی۔ جن میں سے (۱۲۰) پست اقوام کے لئے ہیں۔ تعلقہ پاٹودہ کے لئے بھی (۲۲۰) باؤلیوں کی تعمیر کی منظوری دی گئی ان میں (۱۰۰) پست اقوام کے لئے بنائی جائیں گی۔ ان باؤلیوں کی تعمیر پر تخمیناً کا (۸) لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔ جن میں ... کھودی

ابھی تک ترتیب کے جا چکے ہیں۔ توقع کی جاتی ہے کہ باؤلیوں کی تعمیر کی اسکیم سنہ ۱۳۶۰ ف کے ختم تک مکمل ہو جائے گی۔ تعلقہ آشٹی میں مرغ پروری کے تحت محکمہ زراعت کی طرف سے ایک مثالی زراعتی مزرعہ قائم کیا گیا ہے۔ اس طرح کے مزرعے بیڑ اور گیورائی میں بھی قائم ہیں۔ جہاں گیہوں، دھان، چنا، کپاس، مونگ پھلی اور جوار کی پیداوار بہتر بنانے کے لئے تجربے اور تحقیق کی جاتی ہے۔ کاشتکاروں کو کھاد اور بیج تقاوی کے طور پر تقسیم کئے گئے۔ ضلع بیڑ میں امداد باہمی کی انجمنوں کی جملہ تعداد (۳۳۱) ہے جن کا کل سرمایہ (۳) لاکھ ہے۔

"اقتصادی لوٹ سے آزادی"

امریکہ کے نائب وزیر کی تقریر

ڈینور، اوہیو۔ ایڈورڈ جی، ... امریکہ کے نائب وزیر مسٹر ... نے آج سال امن کے ایک جلسہ میں اقتصادی لوٹ سے آزادی کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کہا:۔

"یہ موضوع عقل و نقل کے ایک ایسے دائرہ میں ہے جس کا ہم سب کو پوری توجہ سے مطالعہ کرنا چاہئے۔ اس کا ایک ایسے مسئلہ کے حل سے بنیادی تعلق ہے جو ہم سب کے ذہن میں جنگ سے دوسرے درجہ پر موجود ہے۔ اقتصادی لوٹ سے آزادی حاصل کرنے کا مسئلہ اس بڑے کام کا اہم اور بنیادی جزو ہے جس کے لئے بنی نوع انسان کو اپنی مجموعی ہمت وجرأت اور کوشش صرف کرنا چاہئے۔ اور وہ کام یہ ہے کہ جنگ ختم ہونے کے بعد دیرپا امن قائم کیا جائے۔

اقتصادی لوٹ کی حرکتوں اور پالیسیوں کی تہ میں تنگ نظر اور کم عقل خود غرضی کارفرما ہوتی ہے۔ ہو سکتا ہے اور اکثر ہوتا بھی یہی ہے کہ یہ حرکتیں اور پالیسیاں دوسری قوموں کے خلاف کسی دشمنی کے جذبہ یا دوسروں کو مغلوب کرنے یا نقصان پہنچانے کے ارادہ سے ... کی نا ... اقتصادی جارحیت اکثر بعض اوقات ان کی تہ میں دوسروں کو فتح کرنے، محکوم بنانے اور لوٹنے کا وہی بے رحمانہ جذبہ کار فرما ہوتا ہے جو فوجی زبردستی اور فتوحات کی تہ میں ہوتا ہے۔"

ہم برطانیہ عظمی اور تقریباً تمام دوسرے ممالک خود غرضانہ اور کم عقل اقتصادی لوٹ کے مجرم رہے ہیں۔ بعد کو ان پالیسیوں کے اثرات محسوس کئے گئے اور ان کا رخ موڑ کر اقتصادی تعاون کی طرف کر دیا گیا۔ اس کے برخلاف جرمنوں کی اقتصادی لوٹ کی تہ میں بالکل دوسرے جذبات کارفرما ہیں۔ جنگ چھڑنے کے بعد اور اس کے بعد بھی آج تک یہ حرکت برابر جاری ہے۔"

قلت و گرانی اجناس

معاشی کمیٹی انجمن طیلسانین کی یادداشت

موجودہ پریشان کن غذائی صورت حال کی اصلاح کے سلسلہ میں معاشی کمیٹی نے حسب ذیل قرار دادیں منظور کی ہیں۔

۱۔ کافی مقدار میں فراہمی اغذیہ کے لئے اولین شرط یہ ہے کہ اجناس خوردنی کی زیادہ سے زیادہ کاشت کی جائے فی الوقت ممالک محروسہ سرکار عالی میں اجناس کے رقبہ کی جس رفتار سے ترقی ہو رہی ہے وہ اطمینان بخش نہیں معلوم ہوتی۔ خصوصاً چاول اور گیہوں کا رقبہ مقامی ضروریات کے لحاظ سے بہت ناکافی ہے۔ چنانچہ حکومت کی جانب سے مخصوص رقبہ جات کا تعین کرکے ان اجناس کی کاشت میں فوری طور پر اضافہ کیا جانا مناسب ہوگا۔

۲۔ زیادہ اجناس کے لئے اور بالخصوص چاول کی کاشت کے واسطے زیادہ ذرائع آبپاشی کی ضرورت ہے ممالک محروسہ سرکار عالی میں فی الوقت تری کا جو رقبہ ہے اس کا تناسب بہت کم ہے۔ بڑے تالابوں اور ساگروں کی تعمیر سے اگرچہ ایسے رقبہ جات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ لیکن اب جدید تالابوں کی تعمیر میں کافی عرصہ درکار ہوگا۔ لہذا فوری طور پر موجودہ ضروریات کی تکمیل کے لئے مختلف رقبوں میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں باؤلیات و کنوئیں وغیرہ کھدوایا جانا اور شکستہ تالابوں کی مرمت کے لئے فوری امداد بہت کارآمد ہوگی۔ اس کام کے لئے جتنی بھی رقم صرف کی جائیگی اس سے ملک کی زرعی پیداوار کی صورت میں کافی معاوضہ حاصل ہوگا۔ اور قلت اغذیہ کی شکایت بڑی حد تک رفع ہو جائے گی۔ اور چونکہ موجودہ قیمتوں کے اضافہ کا بھی ان کاموں پر اثر نہیں پڑتا۔ اس لئے دوران جنگ میں بھی اس کی فوری انجام دہی کی جانب کوشش کی جا سکتی ہے۔

۳۔ مستقل طور پر اغذیہ کی پیداوار، ان کی فراہمی اور تقسیم کے مسائل حل کئے جانے کے لئے ایک مشاورتی مجلس فوڈ کونسل (FOOD COUNCIL) کے قیام کی ضرورت ملک میں محسوس کی جا رہی ہے۔ جو سرکاری اور غیر سرکاری اداروں پر مشتمل ہو۔ ایسی مجلس کے قیام کی صورت میں معاشی کمیٹی اس امر کا اظہار ضروری سمجھتی ہے کہ وہ اپنے نمائندوں کے ذریعہ مجلس مذکورہ کے کاموں میں کما حقہ تعاون کرنے کے لئے آمادہ ہے۔

۴۔ اجناس خوردنی کی فروخت کی دوکانوں پر گرانی کے لئے معاشی کمیٹی کی جانب سے بھی بعض ارکین رضاکارانہ طور پر کام کرنے تیار ہیں۔ اگر سررشتہ متعلقہ معاشی کمیٹی کی اس پیشکش سے منتفع ہونا چاہے تو ایسے رضاکار ارکین کے نام روانہ کئے جا سکتے ہیں۔

۵۔ موجودہ حالات کے تحت اور بوجہ حیدرآباد کے جغرافی خصوصیات کے لحاظ سے تمام اجناس خوردنی کے لئے راتب بندی کا عمل قرین مصلحت نہیں معلوم ہوتا کیونکہ اس کا قوی احتمال ہے کہ بلاک مارکٹ (BLACK MARKET) اس کے نفاذ کے بعد خوب زور پکڑے گی۔ البتہ ان اجناس کی حد تک جن کی رسد کا بڑی حد تک یا زیادہ تر بیرون ملک کی درآمد پر ہے۔ اور جو اجناس فی الوقت بہت کم مقدار میں دستیاب ہو رہے ہیں۔ ان کی تقسیم کے لئے راتب بندی ضروری ہے لیکن مناسب طور پر ایسی تقسیم عمل میں لانے کے لئے بہتر صورت یہ ہوگی کہ راتب بندی کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ جس میں مختلف اداروں اور طبقات کی جانب سے نمائندگی ہو۔ اس کے لئے معاشی کمیٹی بھی ممکنہ تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔

۶۔ موجودہ گرانی کے اثرات ایسے تنخواہ یاب یا اُجرت یاب طبقوں پر بہت زیادہ پڑ رہے ہیں۔ جن کی آمدنی کے ذرائع محدود ہیں۔ اور ان میں اس شرح سے اضافہ نہیں ہو رہا ہے جس شرح سے اشیاء کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں۔ چنانچہ اس کا تدارک مناسب شرح کے ساتھ تنخواہوں اور اجرتوں میں اضافے سے کیا جا سکتا ہے جہاں ادنیٰ درجہ کے سرکاری ملازمین کو گرانی الونس دیا جا رہا ہے۔ اس میں مزید اضافہ کی ضرورت ہے۔ اور متوسط طبقہ کے سرکاری ملازمین بھی چونکہ گرانی سے بہت متاثر ہو رہے ہیں۔ ان کو بھی گرانی الونس دیا جانا مناسب ہوگا۔ علاوہ ازیں غیر سرکاری ملازمین اور خصوصاً کارخانوں کے مزدور، زرعی مزدور اور خانگی ملازمین وغیرہ کی اجرتوں میں بھی فوری اضافے کے لئے کارخانہ داروں اور دیگر کاروباری طبقوں کو ہر طرح پابندی کرنے کی ضرورت ہے۔

۷۔ تنخواہوں اور اجرتوں کے اضافہ کے ساتھ بالواسطہ زر یا حصول آمدنی کا سوال در پیش ہوتا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں آمدنی کے ذرائع بڑھانے کی ضرورت ہے۔ یہ واقعہ ہے کہ ممالک محروسہ سرکار عالی میں محاصل کا بار زیادہ آمدنی رکھنے والے طبقوں پر ابتک بہت ہی کم ہے اور خصوصاً فی الوقت کارخانہ دار و تاجر ناجائز طور پر بلیک مارکیٹ سے بیع اندوزی کر رہے ہیں۔ اس کے تدارک کے لئے انکم ٹیکس کا فوری رائج کرنا معاشی کمیٹی کی رائے میں نہایت ضروری ہے انکم ٹیکس کے علاوہ دیگر ایسے ٹیکسوں کے عائد کرنے کی بھی ضرورت محسوس ہو رہی ہے جن سے ملک کا معاشی توازن برقرار رہ سکے۔

۸۔ معاشی کمیٹی کی رائے میں اندرون ممالک محروسہ سرکار عالی اشیاء خوردنی کے نقل و حمل میں کم سے کم موانعات ہونے چاہئیں تاکہ ملک کے تمام حصوں کی رعایا یکساں طور پر اجناس خوردنی حاصل کر سکے۔ اس کے لئے ریلوے کی جانب سے نقل و حمل کی زیادہ سے زیادہ سہولتیں بہم پہونچائی جانی چاہئیں۔ اور کافی مقدار میں ریلوے ویگنوں کے مہیا کئے جانے کی ضرورت ہے۔ علاوہ ازیں ملک کی مقامی سواریوں مثلاً بندی بیل گاڑیوں کی بروقت فراہمی کے لئے ملک میں ایک تنظیم قائم کرنے کی ضرورت ہے جن سے ملک کے ایسے حصوں سے جہاں ریلوے لائن نہیں ہے بآسانی نقل و حمل کی جا سکے اس سلسلہ میں مقامی عہدہ داروں سے بھی یہ توقع کی جاتی ہوگی کہ وہ مقامی ضروریات کے بعد جو غلہ بچ رہے اس کو دیگر اضلاع کی رعایا کے لئے روانہ کرنے میں ممکنہ امداد سے دریغ نہ کریں گے۔

۹۔ ناجائز طور پر اجناس کے ذخیرے جمع کئے جا رہے ہیں ان سے ملک کی غذائی صورت حال بہت نازک ہو رہی ہے۔ جہاں ایسے ذخیرے جمع کرنے کے مرتکب تجار اور بیوپاری ہوتے ہیں وہاں انفرادی طور پر بعض افراد بھی اپنی ضروریات سے بہت زیادہ غلہ فراہم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ذخائر کی انسداد کے لئے حکومت کی جانب سے جو احکام صادر ہوئے ہیں ان میں خود بہت رعایت برتی گئی ہے تاہم ان احکام کی بڑی سختی کے ساتھ پابندی کرائی جانے کی ضرورت ہے اس سلسلہ میں لیکن معاشی کمیٹی بھی اس امر کی رضاکارانہ کوشش کرنے مستعد ہے کہ ایسے ناجائز ذخائر کا پتہ معلوم کرکے ان کی اطلاع متعلقہ ارباب حکومت کو دیں۔ آخر میں معاشی کمیٹی اہل ملک سے توقع کرتی ہے کہ وہ بھی فرداً فرداً ایسے ناجائز ذخائر کی موجودگی کا صحیح صحیح پتہ دینگے۔ معاشی کمیٹی کی رائے میں آئندہ ضرورت ہو تو فاضل اجناس کے ذخائر کو حکومت حاصل کرے اور ان کی مناسب قیمتوں پر منصفانہ تقسیم کا انتظام کرے۔ فقط

اجرائی زر کے مسئلہ میں حکومت حیدرآباد کی محتاط پالسی

بقیہ صفحہ اول

سلسلہ	کیفیت	زر کاغذی	زر طلائی	زر کی جملہ مقدار
۱	جنگ کے آغاز پر جبکہ ۳۰ ستمبر [illegible] میں موجودہ زر کی جملہ مقدار	۹ کروڑ ۳۰ لاکھ	۱ کروڑ	۱۰ کروڑ ۳۰ لاکھ
۲	جنگ کی ابتداء سے ۳۰ جون [illegible] اجرائی زر کی مقدار	۱۶ کروڑ ۸۰ لاکھ	۴ کروڑ (جس میں ۳ کروڑ کی مالیت کے سکے حکومت ہند کی جانب سے موصول ہوئے)	۲۰ کروڑ ۸۰ لاکھ

جے پور کے بعد پٹیالہ

اردو کو دیس بدر کرنے کی کوشش

پچھلی بار ہم نے لکھا تھا کہ اردو جو جے پور میں ایک دور سے مستعمل تھی اس کو ترک کر دیا ہے۔ جے پور اور پٹیالہ ہوتی ہوئی تحریک ایک لرزانی ہیجان پیدا کر رہی ہے جس کا پس منظر کیا ہے اور اس کے محرک اور فوری سبب کیا ہیں۔ تفصیل مذکورہ تاریخ کے ہماری زبان میں ملاحظہ ہو۔ اس وقت یہ کہنا ہے کہ جو اندیشہ وہاں ظاہر کیا گیا تھا وہ اب واقعی شکل میں ہمارے سامنے آ رہا ہے۔ حکومت پٹیالہ کے ریونیو ال کا ایک اشتہار پہلے ملاحظہ ہو جو ریاست کے گزٹ مورخہ سمت ۲۰۰۰ (۱۹۴۳ء) میں شائع ہوا ہے۔ یہ گزٹ تکمیلی نمبر مورخہ اپریل ۱۹۴۳ء وغیرہ پٹیالہ ذیل کی عبارت اصل انگریزی کا لفظی ترجمہ ہے۔

" میں بس اعلان کے ذریعہ حکم دیتا ہوں کہ اس وزارت کے ماتحت تمام ملازموں کو جیسا کہ سمت ۲۰۰۰ سے اردو یا دوسری مدد کی بجائے گرمکھی رسم خط استعمال کرنا چاہیے۔ آئندہ تمام دفتری کام انگریزی میں یا گرمکھی میں ہونا چاہیے۔

" جو ملازم گرمکھی کے امتحان میں فیل ہو گئے ہیں۔ ... جیسا کہ سمت ۲۰۰۰ کو ان کا دوبارہ امتحان ہوگا جو کمشنر اور پٹیالہ کے ہیڈ کلرک لیں گے۔ جو لوگ اس امتحان میں فیل ہوں گے ان کو جیسا کہ اور اس کے بعد کے مہینوں کی تنخواہ نہیں ملے گی۔ جب تک کہ وہ گرمکھی اور امتحان میں کامیاب نہ ہو جائیں ...

ہم نہیں جانتے کہ کس انتظامی مصلحت سے یہ حکم جاری کیا گیا ہے۔ ریاست پٹیالہ کا دستور آئینی چاہے کچھ بھی ہو حکومت کا فرض تھا کہ وہ اردو کو جو ایک دیرینہ مدت سے زیادہ وقت سے کامیاب ہو چکا ہے رد کرتی تب تک کہ اس کے نقائص اور نئی تجویز کے مفاد کو ثابت کر دیتی۔ حکومت سے سوال ہو سکتا ہے کہ اس انقلاب آفرینی کا باعث کیا ہے؟

ہم دریافت کرتے ہیں کہ ریاست پٹیالہ کی دوسری مدد اور ترقی کا آئندہ وسیلہ اپنی موروثی زبان سے منقطع کیا ہو سمجھ لیا۔ یہ کہنا بے محل ہوگا کہ گرمکھی رسم خط سکھوں کی ایک نئی چیز ہے جس کی پیدائش صرف سری گرو انگد صاحب کی تحریک کی غرض سے ہوئی تھی۔ ... اسی وجہ سے ان حروف کو ... مذہبی کتاب کے لئے محفوظ رکھا گیا ... رنجیت سنگھ کی سلطنت میں ... پہلے خود پٹیالہ میں ... کیا جاتا ہے۔ سوال ... دفتری رسم خط ... (اور زبان عربی)

حکومت پٹیالہ کے ارباب بست و کشاد کو ہم بتا دینا چاہتے ہیں کہ زبان اور رسم خط کا معاملہ ... شامل ہے ... حیثیت رکھتا ہے۔ ...

پہنچتے ہیں۔ اب تک ہم ہندوستان والے ان ریاستوں کو اپنی ہی حکومت کی باقیات سمجھ کر ان کی عزت اور محبت دل میں رکھتے تھے۔ اگر وہاں ریاستوں کو اپنی اپنی جانب داری ... جو جی میں آئے گی کرتی رہیں گے تو آئین ملک اردو کا خون ہوگا۔ اس سوا اور جو کچھ ہوگا اس کے ذکر کی ضرورت نہیں۔

بہر حال اس وقت پٹیالہ میں وہ انقلابی کام ہو رہا ہے جو شیر پنجاب کے عہد میں بھی نہ تھا، اس وقت تک۔

(جاری ہے)

مسٹر چرچل واشنگٹن میں

لندن ۱۲ مئی۔ اعلان ہوا ہے کہ مسٹر چرچل اب واشنگٹن میں ہیں۔ مسٹر روزویلٹ سے ان کی کانفرنس ہو چکی ہیں۔ مسٹر چرچل کے ساتھ فوجی اور بحری ماہرین کا عملہ ہے۔ مسٹر چرچل وائٹ ہاؤس میں پریسیڈنٹ کے مہمان ہیں۔

مسٹر چرچل کے ساتھ جو لوگ آئے ہیں ان کے نام ابھی معلوم نہیں ہوئے ہیں لیکن ایک سرکاری نشری اعلان ... وزیر اعظم کی آمد کی خبر دیتے ہوئے خبر ہے کہ لارڈ ... بحری ... بھی موجود تھے۔ مسٹر چرچل اور مسٹر روزویلٹ کی پہلی ملاقات ... سال ۱۹۴۱ء میں ہوئی تھی ... کانفرنس کا پہلا اجلاس ... کو شروع ہوا اور دس دن بعد یہ کانفرنس ختم ہوئی اور کانفرنس کے بارے میں مسٹر چرچل نے دارالعوام میں کہا تھا ہم نے اب اپنا لائحہ عمل مکمل کر لیا ہے۔ جو ہماری افواج کی تعیناتی اور تقاضات تعیناتی پر مشتمل ہے، وہ سب لائحہ عمل کو ہم آگے بڑھاتے ہیں اور مکمل لائیں گے جس کے اختتام سے قبل ہم جوڑنے کی کوشش کریں گے۔

وزیر اعظم کے سفر امریکہ کو راز میں رکھنے کے لئے گذشتہ مواقع کے نسبت اس مرتبہ زیادہ وسعت کے ساتھ احتیاطی تدابیر اختیار کی گئی تھیں۔ اپنی روانگی کے دن مسٹر چرچل موٹر سے ایک مضافاتی اسٹیشن تک گئے، جہاں تینوں ... جوان کے ساتھ جانے والے تھے ٹرین کے پاس ان کا انتظار کر رہے تھے۔ اس سے ایک دن قبل مسٹر چرچل نے قصر بکنگھم میں ملکہ معظم کے ساتھ لنچ کھایا۔

(رائٹر)

جنرل فان آرنیم اور ڈیڑھ لاکھ محوری گرفتار

تونس کی لڑائی ختم ہو گئی

لندن ۱۳ مئی۔ محوری فوجوں کے بیان آ جانے کے تقریباً چوبیس گھنٹے بعد اب تونس کی لڑائی ختم ہو گئی۔ اس سے چند گھنٹے پہلے شمالی افریقہ کے اتحادی مستقر سے یہ اعلان شائع کیا گیا۔

تونس کی باقاعدہ جنگ سوائے ان چند مورچوں کے جہاں جرمن گھر کر لڑ رہے ہیں بالکل ختم ہو گئی ہے۔ تونس کی محوری فوجوں کا کمانڈر فان آرنیم گرفتار کر لیا گیا ہے۔ پچھلے ہفتہ جو آدمی قید کئے گئے ان کی مجموعی تعداد ڈیڑھ لاکھ کے لگ بھگ بتائی جاتی ہے۔ بہت سی توپیں، طیارے اور دوسری چیزیں ہاتھ آئی ہیں۔ ان میں کئی توپیں اور طیارے بالکل صحیح حالت میں قابل استعمال ہیں۔

ایک نامہ نگار کی اطلاع میں جنگ کے

فان آرنیم کی گرفتاری کا وقت ... کل شب میں ساڑھے آٹھ بجے بتایا گیا ہے۔ اس نامہ نگار نے فان آرنیم کی گرفتاری کا حال بیان کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ کے بکتر بند دستوں نے جزیرہ نما کیپ بون کا حلقہ کر لیا اور ہوائی اور بحری فوجوں نے ناکہ بندی کر کے جرمن جنرل کے حاصل شدہ تمام منصوبوں کو ناکام کر دیا۔ رومیل کی طرح فان آرنیم بھی ... جنگ کا ماہر اور کہنہ مشق ہے۔ اس نے روس کی جنگ کے شروع میں ایک ... ڈویژن کی کمان کی تھی اور اس کے بعد رومیل کے نائب کی حیثیت سے طرابلس بھیجا گیا تھا۔ گذشتہ دسمبر میں اس نے جنرل نہرنگ سے تونس کی جرمن فوجوں کی کمان لی تھی۔ اور رومیل کے بعد افریقی فوج کا اعلیٰ کمانڈر بن گیا تھا۔

تونس کی جنگ کے خاتمہ کی خبر آنے سے پہلے فرانسیسیوں نے اعلان کیا کہ ان کی فوجیں شمال سے جنوب کی طرف بڑھتی ہوئی ... فوجوں سے جا ملی ہیں۔ ... تمام جرمن اور اطالوی فوجوں نے ... ہتھیار ڈال دئے۔ ... میں دشمن کے ... ہزار آدمی ... سامان بہت گرفتار کئے گئے ہیں۔ ... اطالوی کمانڈر بھی شامل ہیں۔

(رائٹر)

ہندوستان کا مسئلہ اغذیہ

بقیہ سلسلہ صفحہ (۳)

سے روزمرہ میں صرف ہو جاتے ہیں۔
اشیاء خاص کر بیج دار دانوں کو جمع کرنا ہندوستان کے کاشتکاروں کی عادت رہی ہے۔ دیہاتوں میں کیا بلکہ شہروں میں بھی ان کے اشیا جمع کرنے کی ذہنیت پیدا ہو گئی ہے۔ اس رجحان کو یک لخت بدلا نہیں جا سکتا۔ فوجی اخراجات سے متعلق بتایا گیا ہے کہ امریکہ سے جو رقوم واجب الوصول ہیں اگر وہ ہندوستان کی درآمد کی صورت میں ادا کی جائیں تو اس کا ایک حیرت انگیز اثر پیدا ہوگا۔

حمل و نقل کی دشواریاں

موجودہ حالات میں جبکہ ہوا داری ناظم میں اغذیہ اور مجلس ہنگامی حمل و نقل میں بہت کم اشتراک عمل پایا جاتا ہے اس مجلس کا کام مراکز پیداوار سے بازار تک اجناس مہیا کرنے کے لئے ویگنوں کا انتظام کرنا ہے۔ حمل و نقل کی دشواریاں — ریل، سڑک، اور سمندر کے راستے — ایک بہت ہی تکلیف دہ مختصر صورت ہو رہی ہیں۔ ویگنوں کی مطلوبہ تعداد فراہم کرنے اور حمل و نقل کے دوسرے ذرائع مثلاً لاری، بوٹ وغیرہ کا انتظام کرنے کے تحت تدابیر اختیار کی جانی چاہئیں۔ حکام اغذیہ کو مضبوط کرنے کے لئے حمل و نقل کے [illegible] کرنے کی ضرورت ہے۔

انگلستان اور امریکہ میں جو غذائی انتظام جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے اس پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہمارے ہمسایہ چین نے جو مثال قائم کی ہے وہ زیادہ مفید، موزوں اور مناسب ہے۔ چونکہ چین گذشتہ پانچ سال کی جنگ کے بعد شائع ہوئی ہے اس میں طلب و رسد کے توازن، ذخیرہ بندی اور قلت اندوزی کے انسداد اور اجناس کی فراہمی پر تفصیلی بحث کی گئی ہے جو طریقے اس کتاب میں بتلائے گئے ہیں وہ ہندوستان کے لئے بھی مفید ہو سکتے ہیں۔

پبلک کارکنوں کے مشاغل

بقیہ سلسلہ صفحہ (۱۰)

منشی وا[illegible] چیل یاد [illegible] گئے زیر اہتمام گزشتہ ہفتہ جلسہ منعقد ہوا جس میں مولوی [illegible] خان صاحب کو سپاسنامہ پیش کیا گیا۔

کمیٹی مشاورت کارکنان منشی [illegible] صدر [illegible] کا جلسہ منعقد ہو رہا ہے اس جلسہ میں حیدرآباد کے کارکنوں کے علاوہ مولوی [illegible] خان صاحب بھی شریک ہوں گے۔

ہندوستان کا سیاسی تعطل

ڈاکٹر امبیڈکر کا حل

بمبئی۔ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے لیبر ممبر ڈاکٹر امبیڈکر نے ہندوستان کے موجودہ سیاسی تعطل کے حل کے لئے تجویز کیا ہے کہ پاکستانی علاقوں کے مسلمانوں سے اس بات پر ووٹ لیا جائے کہ آیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ جن علاقوں میں ان کی اکثریت ہے انہیں بقیہ ہندوستان سے الگ کر دیا جائے۔ دوسری طرف مسلم اکثریت کے غیر مسلمان باشندوں سے اس بات پر ووٹ لیا جائے کہ آیا وہ پاکستان میں بسنا چاہتے ہیں یا ہندوستان ہی میں رہنا چاہتے ہیں۔
ڈاکٹر امبیڈکر کہتے ہیں کہ برطانوی پارلیمنٹ کو ہندوستانی دستور اساسی کے ابتدائی بندوبست کا ایک قانون بنانا چاہئے۔ اس قانون میں تمام حدود کی اجازت دینے کے علاوہ یہ باتیں ہونی چاہئیں۔ اگر غیر مسلم اکثریت سے طے کریں گے کہ وہ پاکستان میں نہیں رہیں گے تو سرحدات کا تعین کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا جائے جو مسلم اکثریت کے علاقوں کو ان علاقوں سے الگ کر دے جن میں غیر مسلموں کی اکثریت آباد ہے۔ ایک ایسا نقشہ تیار کیا جائے جس میں سرحدات کا تعین کرنے والا کمیشن ان علاقوں کی فہرست درج کرے جن کو اس نے مسلم اکثریت کے علاقے قرار دیا ہے۔
اس کے بعد کا قدم یہ ہونا چاہئے کہ مسلمانوں کو اس کا اختیار دے دیا جائے کہ وہ عام ووٹ ان دونوں باتوں میں سے کوئی ایک بات طے کریں۔
(۱) یا تو اس پر راضی ہو جائیں کہ علاقہ جات مندرجہ فہرست کو دس سال تک کے لئے ایک متحدہ ہندوستان میں شامل کر دیا جائے۔ اور دس برس کے بعد اگر وہ چاہیں تو ان علاقوں کو الگ کر کے پاکستان بنا لیں۔
(۲) اور یا یہ فیصلہ کر دیں کہ علاقہ جات مندرجہ فہرست سے فی الفور پاکستان کی ایک علیحدہ ریاست قائم کر دی جائے اور دس برس کے بعد عام ووٹ کے فیصلہ کے مطابق اور پاکستان اور ہندوستان کے آپس میں طے کی ہوئی شرائط کے بموجب یہ ریاست متحدہ ہندوستان میں شامل کر دی جائے۔
ڈاکٹر امبیڈکر نے کہا کہ عام ووٹ جنگ کے بعد بھی لیا جا سکتا ہے لیکن اس وقت قانون بنا دینے سے ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں پر ایک اچھا اثر پڑیگا اس لئے کہ ان دونوں کو یہ یقین ہو جائے گا کہ جنگ کے بعد جو بھی دستور مرتب ہوگا وہ عوام کی مرضی کے مطابق بنایا جائے گا۔ اگر یہ احساس پیدا ہو جائے تو دوران جنگ میں ایک قومی حکومت کے قیام کے لئے راستہ صاف ہو جائے گا۔